Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

روزمرہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۷/۶۲ | ۶ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ - ۱۰ شہادت ۱۳۵۲ھش - ۱۰ اپریل ۱۹۷۳ء | نمبر ۷۹

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۹ شہادت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

محترم میر داؤد احمد صاحب کی صحت کے لئے احباب خاص طور پر دعا کریں

محترم سید داؤد احمد صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ وقفہ وقفہ سے طبیعت زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ چند دن پھر طبیعت بہت ناساز رہی۔ خون کے دباؤ میں زیادتی کا اثر آنکھوں، گردوں اور دیگر اعضاء کے علاوہ دل پر بھی ہے جو بہت قابل فکر ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ خاص درد و الحاح اور توجہ کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کو اپنے خاص فضل سے کامل عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مکرم میجر محمد یعقوب صاحب اور ان کی اہلیہ راولپنڈی میں شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(حبیب الرحمان ایم، ایس، سی
لیکچرار فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی خدمت کے لئے زندگی وقف کرنا بے قیاس نفع کا سودا ہے

یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشتا ہے!

"مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کیلئے اور اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے۔ اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس کا پیش کیا جائے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے کیا للّٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھیرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۹)

احمدی ڈاکٹروں کیلئے اسلام کی خدمت کا نادر موقع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اس وقت دنیا کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو مہم جاری ہے اس کے ایک حصہ یعنی مغربی افریقہ میں جو کام ہو رہا ہے اس کے لئے آٹھ دس ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے۔"

"اس لئے پاکستانی احمدی ڈاکٹروں اور ان پاکستانی یا غیر پاکستانی احمدی ڈاکٹروں کو جو انگلستان میں یا امریکہ میں یا دوسرے ملکوں میں ہیں ان کو میں اللہ کے نام پر آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپکو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کریں تا ان کو حسب حالات اور ضرورت باہر بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔"

پس سب احمدی ڈاکٹر صاحبان کوائف اور موجودہ ایڈریس سے ہمیں فوراً اطلاع دیں اور افریقہ کیلئے جب اور جتنا وقت وہ دے سکتے ہوں اس سے بھی مطلع فرمائیں۔

(۲) جماعتوں کے صدر صاحبان اپنے علاقہ کے سب احمدی ڈاکٹروں کی فہرستیں مجھے کر کے جلد از جلد ہمیں بھجوا دیں خواہ وہ ڈاکٹر ان کے علاقہ میں کام کر رہے ہوں یا باہر کہیں ہوں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ شہادت ۱۳۵۲ ہش

احیاءِ اسلام کا ایک درخشندہ پہلو

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی یہ علامت بیان کی ہے کہ وہ دنیوی امور سرانجام دینے میں اس امر کا خیال رکھتے ہیں کہ ان امور کی انجام دہی انہیں خدا تعالیٰ اور اس کے احکام کی بجا آوری سے غافل کرنے کا موجب نہ بنے۔ وہ دنیا کماتے ہیں اور ضرور کماتے ہیں لیکن دنیا کمانے میں اتنا انہماک و استغراق نہیں دکھاتے کہ وہ خدا تعالیٰ کو یاد کرنے اور اس کے احکام بجا لانے سے ہی غافل ہو جائیں۔ وہ بیک وقت دنیوی امور بھی سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور دینی امور کی بجا آوری میں بھی پوری طرح مستعد اور سرگرم ہوتے ہیں۔ انکی دنیوی امور میں مشغولیت خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ دینی فرائض کی بجا آوری میں ہرگز بھی رخنہ انداز نہیں ہوتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی اس خاص صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (النور آیات ۳۸، ۳۹)

یعنی حقیقی مومن ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے۔ وہ اُس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دے گا اور ان کو اپنے فضل سے (مال و اولاد میں) بڑھا دیگا اور اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی یہ علامت بیان کی ہے کہ وہ دنیوی کاروبار بھی کرتے ہیں اور ساتھ کے ساتھ خدا تعالیٰ اور اس کے دین سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے۔ وہ دینی اور دنیوی فرائض کو پوری مستعدی سے بجا لاتے ہیں۔ اس امر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ دنیا کماتے ہیں اس طور پر منہمک ہوں کہ خدا تعالیٰ کے ذکر، نمازوں کے قیام اور انفاق فی سبیل اللہ سے غافل ہو کر جز اس کے دن کو ہی بھلا بیٹھیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی اس خاص صفت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں بھی خسارہ میں نہیں رہتے بلکہ خدا تعالیٰ انہیں ان کے نیک اعمال کی بہتر سے بہتر جزا عطا کرتا ہے اور انہیں اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے ان کے نفوس و اموال میں برکت پڑتی چلی جاتی ہے اور وہ غالب آئے بغیر نہیں رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی اس صفت کا قرآن مجید میں بعض اور مقامات پر بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۚ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (السجدہ آیات ۱۶ تا ۱۸)

ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان آیات کے متعلق یاد دلایا جاتا ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے زمین پر گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف اور تسبیح کرتے ہیں اور (کسی دنیوی بڑائی پر) تکبر نہیں کرتے۔ (اور راتوں کو) اُن کے پہلو اُن کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے رب کو اس کے عذابوں سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان مومنوں کے لئے ان کے اعمال کے بدلے کے طور پر کیا کیا آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ صرف سوداگری اور دنیا کمانے کی دوسری مصروفیتوں میں ہی حقیقی مومن اللہ سے غافل نہیں ہوتے بلکہ اگر ہم انہیں اس دنیا میں اقتدار اور غلبہ عطا کر دیں تو بھی یہ اقتدار اور غلبہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور انفاق فی سبیل اللہ سے انہیں غافل نہ ہونے دے گا۔ اُس وقت بھی ان کا سر خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکا ہوا ہوگا اور وہ اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ چنانچہ فرمایا:۔

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ (الحج آیت ۴۲)

اور یہ (مومن) تو وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوٰتیں دیں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بُری باتوں سے روکیں گے۔ اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی یہ صفت جس کی رُو سے دنیوی اشغال جو اپنی جگہ ضروری ہیں دینی فرائض کی کماحقہٗ بجا آوری میں مخل نہیں ہوتے بلکہ انکی انجام دہی میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عدیم النظیر قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بدرجۂ اتم پائی جاتی تھی اور اسی لئے وہ دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہے۔ فی الاصل دنیا میں مسلمانوں کی کامیابی اس صفت کو اپنانے اور اس میں کمال حاصل کرنے پر ہی موقوف ہے۔ جب مرورِ زمانہ کے باعث وہ اس صفت سے متصف نہ رہے اور دنیوی اشغال میں اس طرح منہمک ہوئے کہ دنیا ہی کے ہو رہے اور اسی کو انہوں نے اپنا منتہائے مقصود بنا لیا تو پھر لازمی نتیجہ کے طور پر وہ زوال و انحطاط کا شکار ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب اس آخری زمانہ میں احیاءِ غلبۂ اسلام کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم الشان امور کی حیثیت سے مبعوث فرمایا تو آپؑ نے اپنے متبعین کو اس بنیادی صفت سے از سرِ نو متصف کر کے دنیا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کر دکھائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے متبعین کی زندگیوں میں اس انقلاب عظیم کو ایک مہتم بالشان نشان قرار دیا اور اس نشان کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اپنے ایک الہام کے ذریعہ دنیا میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ:۔

"رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ۔ مَتَّعَ اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ بِبَرَكَاتِهِمْ فَانْظُرُوْا إِلٰى آثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَأَنِيْبُوْنِيْ مَنْ مِّثْلِ هٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ"

وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کو یادِ الٰہی سے نہ تجارت روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے یعنی محبتِ الٰہیہ میں ایسا کمال تام رکھتے ہیں کہ دنیوی مشغولیاں گو کیسی ہی کثرت سے پیش آویں ان کے حال میں خلل انداز نہیں ہو سکتیں۔ خدا تعالیٰ ان کے برکات سے مسلمانوں کو متمتع کرے گا۔ سو انکا ظہور رحمتِ الٰہیہ کے آثار ہیں۔ سو انکے آثار کو دیکھو اور اگر ان لوگوں کی کوئی نظیر تمہارے پاس ہے یعنی اگر تمہارے ہم مشربوں اور ہم مذہبوں میں سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ اسی طرح تائیداتِ الٰہیہ سے مؤید ہوں سو اگر تم سچے ہو تو ایسے لوگوں کو پیش کرو۔" (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۹۴، ۹۵)

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ رونما ہونیوالے احیاءِ اسلام کے عظیم الشان کارنامہ کا ایک درخشندہ پہلو یہ ہے کہ آپؑ نے اپنے متبعین کی زندگیوں میں ایسی پاک تبدیلی رونما کر دکھائی کہ وہ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ کا جیتا جاگتا نمونہ بن گئے اور انہوں نے اپنی دنیوی ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ غلبۂ اسلام کی خاطر اپنی جانوں اور اپنے اموال کو پانی کی طرح بہا کر دکھا دیا۔ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ کی روح خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے جماعت احمدیہ کے افراد میں بحمد اللہ تعالیٰ آج بھی قائم ہے اور اس روح کے زیرِ اثر انہیں غلبۂ اسلام کی خاطر مالی اور جانی قربانیاں پیش کرنے کی غیر معمولی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے اور غلبۂ اسلام کی راہ برابر ہموار ہوتی چلی جا رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منتظمین جلسہ سالانہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا

روح پرور خطاب

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کا جو موقع اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں

آج کی مخلصانہ محنتوں کا اجر ان محنتوں کے مقابلہ میں یقیناً زیادہ ہے جو آج سے سو سال بعد کی جائیں گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۲ فتح ۱۳۵۱ ہش ۲۲ دسمبر ۱۹۷۲ء کو سوا چار بجے شام جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس موقع پر حضور نے منتظمین جلسہ سے جو خطاب فرمایا تھا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (یوسف سلیم شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:۔

"محنت تو ہر انسان کرتا ہی ہے۔ سست سے سست انسان بھی کچھ نہ کچھ محنت ضرور کرتا ہے۔ مثلاً وہ پوستی جو سارا دن لحاف میں (خصوصاً آجکل سردیوں کے دنوں میں) اپنا وقت گذارتا ہے۔ اسے بھی کھانا کھانے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً لقمہ توڑنا پڑتا ہے سالن لگانا پڑتا ہے۔ جبڑے ہلانے پڑتے ہیں۔ حلق کے عضلوں سے کام لے کر غذا کو معدہ تک پہنچانا پڑتا ہے۔ لیکن ایک تو محنت محنت میں فرق ہوتا ہے دوسرے بنیادی طور پر وقت وقت کی محنت میں فرق ہوتا ہے۔

غرض دنیا میں ہر آدمی کو محنت کرنی پڑتی ہے۔ بعض لوگ دنیا کے لئے دنیا کمانے کے لئے یا دنیا میں شہرت یا سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے محنت کرتے ہیں اور بڑی محنت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ محنت میں دن رات ایک کر دیتے ہیں لیکن یہ محنت دنیا کی محنت کہلاتی ہے اس کے مقابلے میں ایک وہ محنت ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہے۔ جو محنت خدا تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے کی جاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں

دنیا کے لئے کی جانے والی محنت

کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی۔

پھر وقت وقت کے لحاظ سے محنت میں فرق پڑتا ہے۔ چنانچہ مجاہدہ کرنے والے ایک وہ لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ کی بشارت نے عشرہ مبشرہ میں شامل کر دیا اور ایک وہ صحابہ بھی تھے جو بعد میں آئے اور ان کی محنت اپنی استعداد کے لحاظ سے اتنی نہیں تھی اسلئے وہ السابقون الاولون کے گروہ میں شامل نہیں ہو سکے۔ غرض زمانہ کے لحاظ سے محنت کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔

اس وقت جو محنت آپ سے جلسہ سالانہ کے انتظام کے سلسلہ میں کی جاتی ہے۔ وہ اپنے وقت کے لحاظ سے بڑی برکتوں والی محنت ہے۔ ہماری تاریخ میں اس کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں۔ میں ان کی تفصیل میں اس وقت نہیں جا سکتا۔ کیونکہ اس طرح ایک تو وقت زیادہ ہو جائے گا اور میں اپنی طرف سے یہ کوشش کر رہا ہوں کہ جلسہ سالانہ کی اہم ذمہ داریوں کے پیش نظر اس وقت اپنے اوپر کم بوجھ ڈالوں۔ دوسرے پچھلے تین چار دن کی سر درد نے بھی مجھے کچھ کمزوری کا احساس دلایا ہے۔

بہرحال اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے آپ سے جو محنت لی جا رہی ہے وہ ان رضا کاروں کی محنت سے جو اسی

جلسہ سالانہ کے موقع پر

آج سے سو سال بعد کام کریں گے اپنے انداز ایک فرق رکھتی ہے ایک امتیاز قائم کرتی ہے آج کی محنتوں کا اگر اخلاص سے کی جائیں تو یقیناً بہت زیادہ اجر ہے اسلئے کہ آج جماعت کمزور ہے۔ اس وقت جماعت کی مخالفت زوروں پر ہے۔ خود جماعت احمدیہ میں بعض افراد کمزور ایمان والے پائے جاتے ہیں (یا جن کو منافق کہنا چاہیئے اور) جن کو صحیح پتہ نہیں لگ رہا کہ جماعت کو جو وعدے دئے گئے تھے وہ پورے بھی ہونگے یا نہیں۔ وہ وعدے انشاء اللہ سو سال بعد پورے ہو چکے ہوں گے اس وقت پھل کھانے کا وقت ہوگا اس وقت جو شخص محنت کرے گا اس کی محنت آپ کی آج کی محنت کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ اس وقت درخت لگانے کا بھی، فصلیں بونے کا بھی وقت ہے۔ گو ساتھ ساتھ پھل بھی ملتا ہے لیکن دوسری محنت کرنے کا کام بھی ساتھ لگا ہوا ہے۔ گویا وہ وقت ایک بنجر زمین کو سیراب کرنے کا وقت ہے۔ مثلاً یہ زمین جس کے اوپر اس وقت ہم کھڑے ہیں سخت کلر اور شوروالی زمین تھی جب ہم شروع میں یہاں آکر آباد ہوئے ہیں

مجھے یاد ہے

جلسہ سالانہ کے دنوں میں میں بھی خیمہ میں رہا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہاں برف پڑی ہوئی ہے اور صرف برف بھی نہیں بلکہ ایک ایک فٹ کی برف لگتی تھی۔ گویا اس قدر شور اور کلر تھا۔ زمین گندی تھی وہ درخت کوئی نہیں تھا۔ ہر وقت ہوا چلتی تھی اور ہر وقت کی ہوا مٹی اور کلر کے کر اڑتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ ہماری معلوم اور نامعلوم محنت کے نتیجہ میں زمین کا TEXTURE (ٹیکسچر) یعنی ساخت کلر کی بدل گئی۔

پس اس وقت آپ کی محنت خدا تعالیٰ سے زیادہ انعام پانے والی ہے کیونکہ آپ ایک بنجر زمین میں کام کر رہے ہیں۔ ابھی دنیا میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کیسے کامیاب ہو جائے گی؟ مگر سو سال کے بعد انشاء اللہ یہ حالت بدل جائے گی اس وقت تو جیسا کہ ہمارے مولوی روجیکی صاحب رضی اللہ عنہ کو کشفاً ایک نظارہ دکھایا گیا تھا وہ حالت ہوگی۔ انہوں نے براہ راست میرے ساتھ بات نہیں کی لیکن بالواسطہ روایت میرے پاس پہنچی ہے کہ ان کو کوئی سو ڈیڑھ سو سال بعد کا نظارہ کشفاً دکھایا گیا کہ اس زمانہ کے بڑے بڑے آدمی آپس میں یہ باتیں کر رہے ہیں کہ کتنے احمق تھے وہ لوگ جو ابتدائے زمانہ میں سمجھتے تھے کہ احمدیت کامیاب نہیں ہوگی۔ مگر اس وقت دنیا کی اکثریت یہ کہتی ہے کہ کتنے احمق ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ یعنی احمدی مسلمان ساری دنیا پر غالب آجائیں گے۔ پس آج کے حالات اور سو سال بعد کے حالات میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو انتہائی برکات کے حصول کا جو موقع جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کی صورت میں عطا فرمایا ہے اس موقع سے بھی فائدہ اٹھائیں اور برکتوں کو حاصل کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی الٰہی برکتوں اور رحمتوں کے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کے ساتھ میں اس سال کے جلسہ کے انتظام کی ابتدا کر دیتا ہوں ہم دعا سے ہی ابتدا کر سکتے ہیں۔ ہمارا کچھ نہیں ہے۔ ہم اس امید کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر پورے توکل کے ساتھ اور اسی پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے دعا میں کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل سے ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے گا اور عاجز بندوں کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے گا۔ اور ہمیں تا ابد ان میں رکھے گا۔ آؤ

دعا کریں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ

کا

ذکرِ خیر

مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ تھرپارکر

محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک درخشندہ و تابندہ ستارہ تھے۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک گورنمنٹ کے اعلیٰ اور معزز عہدہ پر فائز رہے اور اس عرصہ میں آپ نے اپنے منصفانہ بے لاگ اور دیانتدارانہ فیصلوں سے اپنوں اور بیگانوں سے داد و تحسین حاصل کی اور بعض مقدمات کے فیصلوں میں تو خود اللہ تعالیٰ ان کی راہنمائی فرماتا رہا۔ چنانچہ محترم مرزا منظور احمد صاحب قادیانی حال بولاسن منزل دارالرحمت غربی ربوہ کو جو ان دنوں اپنے بچوں سے ملنے کنری پاک تشریف لائے ہوئے تھے حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی وفات کا مجھ سے علم ہوا تو اس خبر سے ان پر ایک سکتہ سا طاری ہوا۔ اور چند منٹ کی خاموشی کے بعد نمناک آنکھوں سے دیر تک محترم صاحبزادہ صاحبؓ کے اخلاق عالیہ کے واقعات بیان کرنے لگے دو واقعات جو نہایت ہی ایمان افروز ہیں احباب جماعت کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

مکرم مرزا منظور احمد صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ اغلباً فیروز پور میں متعین تھے کہ آپ کی عدالت میں ایک متعصب ہندو کا کوئی مقدمہ پیش ہوا۔ اپنے کیس کی کمزوری اور ناجائز حربوں کے استعمال میں ناکامی کے پیش نظر اسے یقین تھا کہ اس کیس کا فیصلہ اس کے حق میں نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس نے عدالت اعلیٰ میں درخواست کی کہ چونکہ مجھے مرزا صاحب کے بوجہ ان کے مسلمان ہونے کے انصاف کی توقع نہیں۔ اس لئے میرا یہ مقدمہ کسی اور عدالت میں منتقل کیا جائے اور علاوہ ازیں میں نے ہندو اخبارات میں بھی بڑا پراپیگنڈا کیا کہ مرزا عزیز احمد بڑا متعصب مسلمان ہے۔ اس لئے ایک ہندو کے مقدمہ میں اس سے انصاف کی توقع نہیں کی جا سکتی لیکن جب اعلیٰ عدالت میں یہ درخواست پیش ہوئی تو دلائل سننے کے بعد اس اعلیٰ عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمارے سامنے کوئی ٹھوس وجہ ایسی پیش نہیں کی گئی جس کی بناء پر ہم یہ مقدمہ کسی اور جج کے سپرد کریں۔ اس لئے اس مقدمہ کی سماعت مرزا عزیز احمد صاحب ہی کریں گے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ فرمایا کرتے تھے کہ اس درخواست کی وجہ سے اور اخبارات میں اس کی طرف سے زہریلے پراپیگنڈا کی وجہ سے میرے دل میں لاشعوری طور پر اس ہندو کے خلاف جذبات پیدا ہو گئے جس کا اثر یہ ہوا کہ شروع مقدمہ میں ہی اس ہندو کو سزا دینے کے لئے اپنے دلائل کو مضبوط کرتا رہا تا آنکہ اس مقدمہ کی سماعت مکمل ہو گئی۔ فیصلہ کے لئے دن مقرر کر دیا گیا۔ محترم صاحبزادہ صاحبؓ اپنے چیمبر میں بیٹھ کر دیر تک فیصلہ کو قلمبند فرماتے رہے اور فیصلہ میں اس کے لئے انتہائی سزا تجویز کرتے ہوئے فائل کو اپنی نگرانی میں گھر لے آئے اور رات کو سوتے وقت یہ فائل اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لی۔ نصف شب کا وقت ہوگا کہ کسی غیبی طاقت نے محترم صاحبزادہ صاحبؓ کو اپنی گرفت میں لیکر اتنے زور سے بھینچا کہ آپ کا انگ انگ ٹوٹنے لگا اور ساتھ ہی یہ پُرشوکت آواز آئی کہ

"اتنا غلط فیصلہ"

اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھ کھل گئی۔ سارا جسم خوف اور پسینہ سے شرابور تھا۔ گھر والوں کو جگایا، پانی پیا۔ جب ہوش آیا تو اسی وقت وضو کر کے دو نفل ادا کئے۔ بڑا استغفار کیا، دعائیں کیں اور سوچنے لگے کہ یہ نظارہ کس کے متعلق تھا اور میں نے کون سا غلط فیصلہ کیا ہے۔ معاً آپ کی توجہ تکیہ کے نیچے پڑی ہوئی فائل کی طرف گئی۔ آپ نے اسی ہندو کے مقدمہ کے فیصلہ کو پڑھنا شروع کیا۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے اس فیصلہ کو پڑھا، تو مجھے اس میں بڑے سقم نظر آئے اور میں نے محسوس کیا کہ واقعی یہ فیصلہ غلط ہے۔ چنانچہ آپ نے اس فیصلہ کو پھاڑ دیا اور ایک نیا فیصلہ لکھا۔

اس کے بعد آپ کو بڑی ہی پُرسکون نیند آ گئی۔

دوسرے روز جب آپ عدالت جا رہے تھے تو ڈرائیور کو حکم دیا کہ موٹر کو اس لان کی طرف لے چلو جہاں وکلاء بیٹھتے ہیں۔ وہاں کافی وکلاء جمع تھے۔ آپ موٹر سے اُتر کر ان کی طرف گئے۔ انہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے فرمایا آج میں ایک نہایت اہم فیصلہ کرنے والا ہوں لہٰذا آپ سب کو دعوت دیتا ہوں کہ اس فیصلہ کو سننے کے لئے آئیں۔

اس دن وہ ہندو اپنے گھر سے بخشش بخشوا کر عدالت میں آیا کیونکہ اُسے یقین تھا کہ وہ سزا سے کسی صورت بچ نہیں سکتا۔ اس کے اعزا و اقربا بھی کافی تعداد میں جمع تھے۔ وہ بڑی گھبراہٹ اور بے چینی سے اِدھر اُدھر چکر لگاتا جاتا اور اپنی جیب سے ایک ایک چیز نکال کر اپنے عزیزوں کو اس خدشہ کے تحت دیتا جاتا کہ نہ معلوم اب کتنی لمبی مدت کے لئے زندان میں رہنا ہوگا۔ عدالت سے جب اس ہندو کا نام پکارا گیا تو وہ کپکپاتے اور ڈگمگاتے قدموں سے کمرۂ عدالت میں داخل ہوا۔ سب وکلاء اور حاضرین کی نظریں جج پر لگی ہوئی تھیں کہ دیکھیں کیا فیصلہ ہوتا ہے کیونکہ اس ہندو کی انتقال مقدمہ کی درخواست اور اخبارات میں معزز جج کے خلاف پراپیگنڈا کی بناء پر ہر ایک کو خیال تھا کہ آج اس ہندو کو سخت سزا سُننی ہوگی۔

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا۔ کیوں لالہ جی آ گئے وہ کہنے لگا حضور حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ لالہ جی آپ نے بڑا زور لگا کہ مقدمہ کسی اور کے پاس چلا جائے اور خوب مخالفانہ پراپیگنڈا بھی کیا لیکن آپ کی ایک نہ چلی اور آخرکار میرے پاس ہی پھنسے۔ ہندو لالہ کو اپنا بھیانک انجام نظروں کے سامنے دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا رنگ فق ہوتا جا رہا تھا۔ اور صاحبزادہ صاحبؓ فرماتے جا رہے تھے لالہ جی تم نے بھی بڑا زور لگایا اور ہم نے بھی تمہیں سزا دینے کے لئے بڑا زور لگایا۔ لیکن اس کے باوجود ہم آپ کو باعزت بری کرتے ہیں۔ اس ہندو کا یہ سننا تھا کہ غش کھا کر زمین پر گر پڑا اور کمرۂ عدالت میں موجود ہر شخص کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ "آج انصاف کی حد ہو گئی"۔

ایک دن محترم صاحبزادہ صاحبؓ کے نوکروں نے آپ کو بتایا کہ آپ جب عدالت سے کوٹھی میں واپس آتے ہیں تو اسوقت ایک سایہ سا کوٹھی کی چار دیواری سے جھانکتا نظر آتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا پیچھا کرو اور پکڑ کر لاؤ۔ دوسرے دن وہی سایہ نظر آیا۔ نوکر جو پہلے ہی تاک میں بیٹھے ہوئے تھے اُسے پکڑ کر آپ کے پاس لے آئے آپ کیا دیکھتے ہیں کہ یہ تو وہی ہندو ہے جسے آپ نے بری کیا تھا۔ آپ نے نوکروں کو فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور میرے پاس آنے دو۔ آپ نے پوچھا، لالہ جی کیا بات ہے آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ وہ ہندو کہنے لگا۔ مہاراج میں آپ کو سچ سچ بتاؤں کہ میں کیوں ایسا کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ مجھے آپ ایک دیوتا معلوم ہوتے ہیں۔ میرے من میں آپ کے دیدار کے لئے ایک آگ سی لگی رہتی ہے اور جب تک آپ کو دیکھ نہ لوں مجھے کسی پل آرام نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا تو پھر تمہیں بُوں چوروں کی طرح جھانکنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہاتھ بڑھا کر کہا۔ آؤ آج سے ہم اور آپ دوست بنتے ہیں آپ ہر وقت بلا روک ٹوک مجھے مل سکتے ہیں آپ پر کوئی پابندی نہیں اور اس طرح ایک ہندو آپ کی نیکی و پارسائی اور دیانتداری کی وجہ سے تا عمر آپ کا غلام بے دام بن گیا۔

حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ نہایت ہی دعاگو اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ مکرم مرزا منظور احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک گھرانہ میں ایک تنازعہ پیدا ہو گیا جس پر اُس گھر کی عزت کا دارو مدار تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب مرزا منظور احمد صاحب کو ساتھ لیکر اس گھرانہ میں گئے اور ان سے بات کی لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اس گھر سے واپس آتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحبؓ فرمانے لگے کہ مرزا صاحب اب آخری ہتھیار بھی استعمال کر لیں اور آپ باہر سڑک پر ہی سجدہ ریز ہو گئے۔ مرزا منظور احمد صاحب فرماتے ہیں اسوقت سورج کی شعاعیں آپ کی گردن کیساتھ یوں مس کر رہی تھیں جیسے سورج کے ساتھ آپکا تعلق ہو گیا ہے۔ آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور مجھے فرمانے لگے کہ اب جاؤ اور جا کر فریقین سے بات کرو چنانچہ میں گیا اور چند منٹ میں مسئلہ حل ہو گیا اور باعزت سمجھوتہ ہو گیا۔ یہ محض آپ کی دعا کا ثمر تھا جس کے متعلق آپ کو یہ یقین واثق تھا کہ ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

اللہ تعالیٰ آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے بزرگ دادا کے قدموں میں جگہ عنایت فرمائے اور آپ کی نیکی کو آپ کی اولاد میں ایسے طور پر منتقل فرمائے کہ آپ کی جلائی ہوئی شمع کو روشن کرنے کی اسے توفیق عنایت فرماتا چلا جائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت بیٹھ نکلوائیے

جناب ایم اے علیم صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور — یہ دانتوں کے گھسنے (کیویٹیز) میں مبتلا ہو گیا اور سامنے کے دانت پر ایک سیاہ دھبہ پیدا ہو چکا تھا اینٹی کیویٹیز کے استعمال سے دانت کیویٹیز کے اثر سے صاف ہو گئے اور سیاہ داغ بھی غائب ہو گیا۔ نیز دانتوں سے خون آنا بھی بند ہو گیا۔ قیمت مکمل کورس -/۱۰ روپے

کیمو ڈینٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ ربوہ

ڈاکٹر راجر ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۷

پیروں کے داغوں کیل چھائیوں کو دور کرتا ہے رنگت میں نکھار اور خوبصورتی پیدا کرتا ہے

روپ نگار

قیمت فی شیشی ۲/۵۰ روپے

افضل برادرز گوجا بازار۔ ربوہ

شاہ نور فارمیسی نوشہرہ ورکاں سکھر پور سندھ

(۳)

۱۔ عزیزہ بھتیجہ عزیزم حمید الرحمان ابن برادرم عزیزم عبد الرحمٰن حافظ آباد عمر تقریباً تین ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب کرام سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبد اللہ ملکانہ ساز ربوہ)

۲۔ خاکسار کو ناجائز طور پر ایک مقدمہ میں ملوث کر دیا گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ باعزت طور پر بری فرمائے۔

(شیر محمد علی سوہدنی مقیم لاہور)

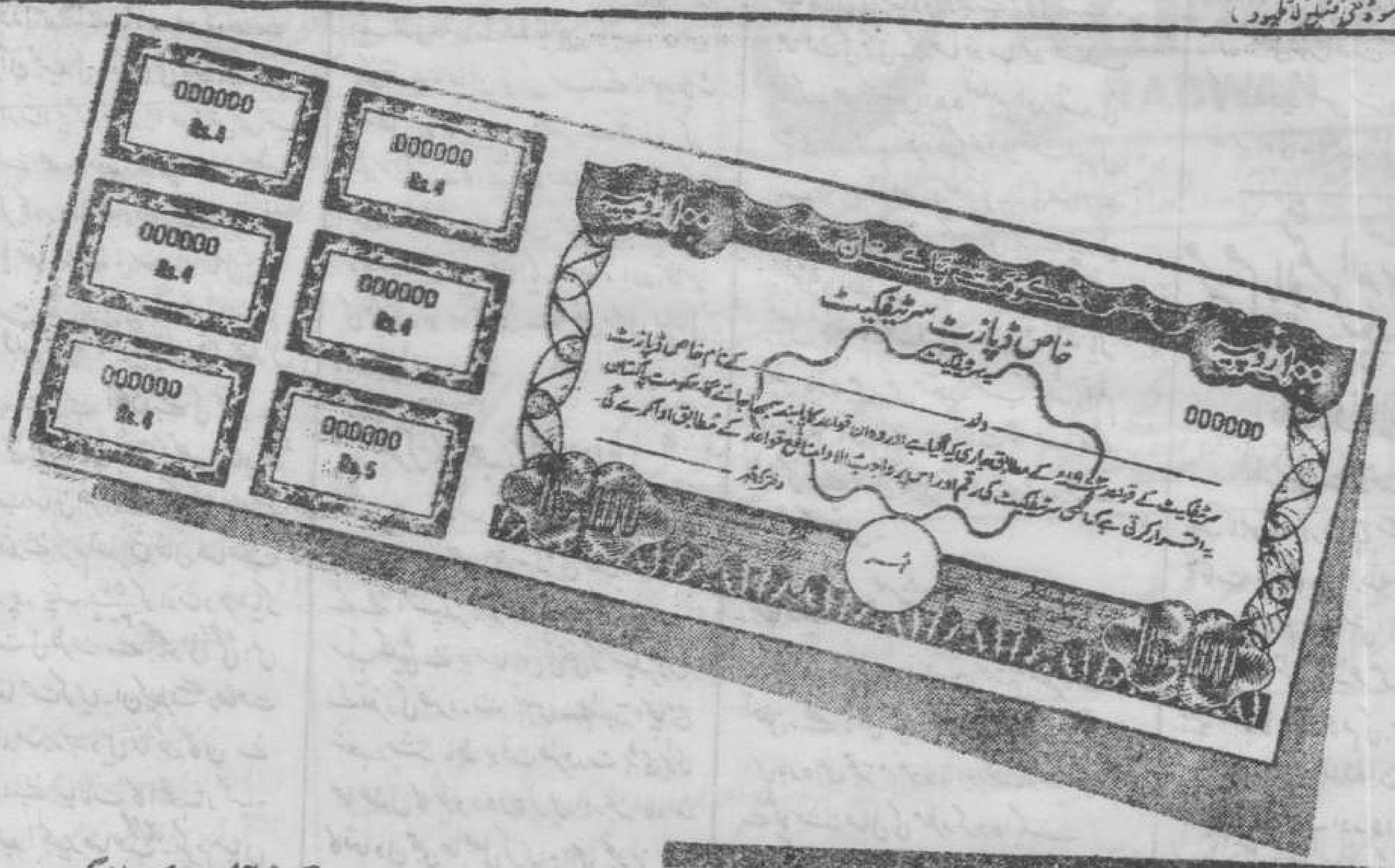

خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ

کسانوں اور محنت کشوں کیلئے ایک نئی اسکیم

کسان اور دوسرے محنت کش آئندہ کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور بچاتے ہیں۔ ان کی بچت کو زیادہ منافع بخش بنانے کے لئے حکومت نے تین سال کی مدت کے خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ جاری کئے ہیں

- منافع ۸ فیصد سے زیادہ اور اس پر ٹیکس نہیں لگتا۔
- تین سال سے پہلے بھی کسی وقت بھنائے جا سکتے ہیں۔
- منافع ہر چھ مہینے بعد۔ سرٹیفکیٹ کے ساتھ لگے ہوئے کوپن دیجئے اور منافع لے لیجئے۔
- انہیں ہر شخص ۲۵۰۰۰ روپے تک کے خریدسکتا ہے

دیہی اور شہری آبادی کے لوگوں کے لئے خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ کی بدولت قومی ترقی میں شمولیت زیادہ آسان اور نفع بخش ہے۔

خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ

اپنے گھر بار کیلئے بچت کیجئے اپنے وطن کیلئے

قومی بچت کے دفتروں، ڈاکخانوں اور بینکوں سے خریدیئے

جاری کردہ: سیکرٹری قومی بچت ایڈمنسٹریشن سیونگز۔ اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

اختتامی اجلاس میں مختلف تجاویز پر غور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے اہم ارشادات، اجتماعی دعا

ربوہ یکم اپریل آج مجلس مشاورت کا آخری اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے بعد سوا آٹھ بجے صبح شروع ہوا۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اجتماعی دعا کے بعد حضور کے ارشاد پر محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب نے اسٹیج پر تشریف لاکر کارروائی جاری رکھنے میں حضور ایدہ اللہ کا ہاتھ بٹانے کی سعادت حاصل کی۔

مجلس مشاورت میں جماعتوں کی نمائندگی

سب سے پہلے ایجنڈے کی تجویز ۱ زیر غور آئی، اس میں یہ کہا گیا تھا کہ مجلس مشاورت پر نمائندگی حسب سابق ہر جماعت کو ملنی چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ نے مکرم نصر اللہ خان صاحب نمائندہ محمود پور چک ۵۵ کو ارشاد فرمایا کہ وہ اپنی جماعت کی طرف سے بھجوائی گئی اس تجویز کی وضاحت کریں۔ ان کی طرف سے وضاحت کرنے کے بعد مندرجہ ذیل نمائندگان نے اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مکرم عبدالمجید صاحب کراچی۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد۔ مکرم چوہدری اعظم علی صاحب۔ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب۔ مکرم قاضی نذر محمد صاحب۔ مکرم حکیم رحیم بخش صاحب۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب۔ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب اور مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد۔ حضور نے نمائندگان کے خیالات سننے کے بعد فرمایا۔ میں نے کافی آرائش لی ہیں۔ شوریٰ میں نمائندگی کا طریق وہی رہیگا جو پہلے سے مقرر ہے۔ البتہ اس طریق کو زیادہ مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے مجلس مشاورت کی نمائندگی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور تاکید فرمائی کہ جو احباب شوریٰ کے نمائندے منتخب ہوں انہیں ضرور شوریٰ میں شامل ہونا چاہیئے۔ نمائندگی کا جو طریق اسوقت مقرر ہے (یعنی ہر چالیس چندہ دہندگان پر ایک نمائندہ) یہ اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ جماعتوں کو نمائندگی حاصل ہو۔ ہر جماعت کو متبادل نمائندے بھی تیار رکھنے چاہئیں، جو بطور زائر یہاں آئیں۔ تا بوقت ضرورت انہیں نمائندگی دی جاسکے۔ اس کے بعد حضور نے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ کا ذکر فرمایا۔ جس میں جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی الفضل شائع کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ میں پہلے ہی اس تجویز کو منظور کر چکا ہوں۔ اس کے بعد حضور نے تجویز نمبر ۳ کا ذکر فرمایا۔ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ ربوہ میں اگر ایک کنال کا پلاٹ دو یا تین غریب اشخاص مل کر خریدنا چاہیں تو ان سب کے نام یہ پلاٹ منتقل ہو جایا کرے۔ حضور نے فرمایا کہ گورنمنٹ کے قواعد کے مطابق ربوہ میں ایک پلاٹ میں ایک ہی مکان تعمیر کیا جاسکتا ہے۔ وہ بعد میں ورثا ایک سے زیادہ اشخاص کی ملکیت تو ہو سکتا ہے لیکن مکان بہرحال ایک ہی تعمیر ہوگا۔

مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ

اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز نمبر ۲ پیش ہوئی۔ جس میں مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ کے لئے انسپکٹر مقرر کرنے کا ذکر تھا۔ سب کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی کہ انسپکٹروں کے تقرر کی ضرورت نہیں ہے البتہ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ بوقت ضرورت بڑی بڑی جماعتوں کا خود دورہ کریں اور بحسن اداء اللہ کا تعاون بھی حاصل کریں۔ اس تجویز پر مندرجہ ذیل نمائندگان نے اظہار خیال فرمایا۔

مکرم ملک محمد دین صاحب۔ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب۔ مکرم عبدالمالک صاحب۔ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب۔ مکرم سعید احمد صاحب ناصر۔ مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار۔ رائے شماری ہونے پر نمائندگان کی بھاری اکثریت نے سب کمیٹی کی تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کی۔ حضور ایدہ اللہ نے رشتہ ناطہ کی مشکلات کو بڑھانے والے بعض غلط رجحانات کا ذکر فرمایا اور جماعت کو تلقین کی کہ ان بیماریوں کا علاج کیا جائے۔ تا رشتہ ناطہ کی مشکلات دور ہوں۔ حضور کے ان ارشادات کا ملخص پہلے بھی دیا جاچکا ہے۔

مخلوط تعلیم اور بے پردگی

اسکے بعد تجویز نمبر ۴ زیر غور آئی۔ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ مخلوط تعلیم والے اداروں میں احمدی لڑکیوں کے داخلہ کے بارہ میں گذشتہ ہدایات پر عمل درآمد کروانے کے لئے کوئی مؤثر طریق کار تجویز کیا جائے۔ اس تجویز متعلق سب کمیٹی کی سفارش یہ تھی کہ مزید طریق کار وضع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بارہ میں پہلے جو ہدایات موجود ہیں انہیں پر عمل کروانے کی ضرورت ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں جواب طلبی کی جانی چاہیئے۔ اس تجویز کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل نمائندگان نے تقاریر کیں۔

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ۔ مکرم رانا محمد خان صاحب۔

حضور نے فرمایا یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔ اس کی بنیادی وجہ بے پردگی ہے۔ جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک میں پیش آمدہ تعلیمی اور تمدنی مشکلات کو مدنظر رکھکر مخلوط تعلیم کی ایک جامع تعریف وضع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ پھر مؤثر رنگ میں ہم بے پردگی اور مخلوط تعلیم کے غیر اسلامی رجحان کی روک تھام کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس بارہ میں میں متعدد سب کمیٹیاں قائم کروں گا تاکہ وہ سب حالات کا جائزہ لے کر اگلے سال مجلس شوریٰ میں سفارشات پیش کر سکیں۔

نظارت مقبرہ بہشتی سے متعلق تجاویز

اس کے بعد نظارت بہشتی مقبرہ سے تعلق رکھنے والی ایک تجویز پیش ہوئی۔ اس بارہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے گذشتہ سال کی مقرر کردہ ایک سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ میں یہ سفارش کی گئی تھی کہ وصیت کرنے کے بعد اگر کوئی موصی خدانخواستہ دماغی توازن کھو بیٹھے اور اس سے قابل اعتراض اور بظاہر خلاف شریعت اقوال و افعال سرزد ہوں تو تین ماہ تک ایسے موصی کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد مجلس کارپرداز اگر مناسب سمجھے تو وصیت منسوخ کرنے کی سفارش کرے۔ اس بارہ میں آخری فیصلہ خلیفہ وقت فرمائیں گے۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دماغی توازن کھو بیٹھنے کی صورت میں خلاف شریعت افعال و حرکات کی مختلف قابل اعتراض صورتوں کو واضح فرمایا اور بتایا کہ گو ایسی صورتوں میں انسان معذور ہوتا ہے اور اس کی حرکات خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی قابل مؤاخذہ نہیں ہوتیں تاہم مقبرہ بہشتی کے ادب و احترام کا یہ تقاضا ہے کہ ایسے موصی کی وصیت منسوخ کر دی جائے۔ رائے شماری ہونے پر نمائندگان کی بھاری اکثریت نے سب کمیٹی کی اس سفارش کے حق میں رائے دی۔

نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق ایک اور تجویز میں بیرونی ممالک میں بہشتی مقبرہ کی شاخوں کے قیام کے لئے قواعد و ضوابط مرتب کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ اسے ابھی شوریٰ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے پہلے بیرونی ممالک کی جماعتوں اور موصی صاحبان سے اس بارہ میں مشورہ کیا جائے اور پھر اسے شوریٰ میں پیش کیا جائے۔

آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح ایک بجے دوپہر جماعت احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلس مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

محترم بابو شمس الدین صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس ہے کہ محترم بابو شمس الدین صاحب آف لاہور ۲۷ مارچ ۷۳ء کو بعمر ۸۳ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم پیدائشی احمدی اور صحابی تھے۔ انہوں نے ۱۹۰۳ء میں خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی۔

مرحوم کا جنازہ ان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور داماد ملک معراج دین صاحب آف بغداد اور کرنل مجید اللہ صاحب اور دوسرے عزیز ربوہ لائے اور بوجہ موصی ہونے کے قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں بعد نماز جنازہ تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم کثیر العیال تھے اور انہوں نے اپنی زندگی میں اپنی اولاد کی چار نسلیں دیکھ لیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری صدر مجلس کارپرداز ربوہ)